انوار شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاوی

حصہ اول — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

؎ یُنادی ضارعاً بخضوع قلب وذل وابتھال والتجاء !
رسول اللہ یا خیر البرایا نوالک ابتغی یوم القضاء

یعنی جبکہ آپ سے حضوری حاجت طلب کرتی ہو تو تضرع و خضوع و تذلل و زاری قلب سے سب کچھ بجالاوے

پس ان تمام دلائل قاطع سے ثابت ہوا کہ آپ کی ذات کو حاضر و ناظر سمجھنا کفر و شرک نہیں اور آپ کی ذات ہر جگہ

حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔ اور ان پر کوئی قید نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ؛

السوال :۔ وہابی و مرزائی و شیعہ و چکڑالوی کا وعظ سننا جائز ہے یا نہیں۔ قرآن مجید و احادیث شریف و آثار

صحابہ سے جواب دو۔

الجواب :۔ بیشک فرقہ وہابیہ و شیعہ و چکڑالوی و نیچری وغیرہ مذاہب باطلہ کا وعظ سننا اور ان کو مسند اہل اللہ پر بیٹھانا

نزدیک مذہب حقہ یعنی اہلسنت و جماعت کے جائز نہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہدایت کرنا اسی

شخص کا کام ہوتا ہے جو خود راہ ہدایت پر ہو اور حدیث کا مصداق ہو نہ ہو وہ شخص کہ گرشتہ گمراہی و ضلالت میں مستغرق

ہو کر سرگرداں و پریشان حال رہتا ہو اور قرآن مجید و احادیث شریف و آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت

ہو چکا ہے کہ ظالموں اور فاسقوں اور اہل بدعت و اہل ہوا کے ساتھ مجالست و موانست و مواکلت و مشاربت

کرنا منع ہے۔ وھو ہٰذا: لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور اسکی تفسیر تفسیر احمدی میں اسطرح

مذکور ہے اِنَّ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ هُمُ الْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْكَافِرُ وَالْقُعُوْدُ مَعَ كُلِّهِمْ یعنی ظالم لوگ بدمذہب

و فاسق و کافر ہیں ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔ اور دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ظالم لوگوں کیطرف میل مت کرو کہ تم کو ان کے سبب سے دوزخ کی آگ

چھوئے۔

اور علاوہ اسکے قرآن مجید کا یہ بھی حکم ہے کہ اگر تمہارے پاس فاسق خبریں لے کر آئیں تو ان پر اعتماد نہ کرنا تا

وقتیکہ اسکو اچھی طرح جانچ نہ لو۔ وھو ہٰذا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا یعنی اے ایماندارو

اگر تمہارے پاس فاسق خبر لائے تو اسکو تحقیق کرو یعنی فاسق کے کہنے پر اعتماد نہ کرو تاوقتیکہ اسکی پڑتال نہ کر لو فتفرقوا

وتفحصوا نقل از خازن و کبیر اور طبرانی و غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۷۹ میں معاذ بن جبل و حضرت انس رضی اللہ عنہما سے

بایں طور منقول ہے۔ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْتَقِصُوْنَهُمْ اَلَا فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ

وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ مَعَهُمْ (ترجمہ) یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ ہوا ہے

مبتدع کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ پیو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ رشتہ بندی کرو۔ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب تم بد مذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کے ساتھ دیکھو اور حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نیز مذکور ہے۔ فرمایا آپ نے رُبَّ عَابِدٍ جَاهِلٌ وَعَالِمٌ فَاجِرٌ فَاحْذَرُوْا یعنی بہت عابد جاہل ہو جائیں گے اور بہت عالم تباہ کار اور تم جاہل عابدوں اور تباہ کار عالموں سے بچو۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کہ قابل اس امر کے نہ ہو تو اسکو اس امر پر مقرر نہ کیا جاوے اور کسی شخص نے ایسا کر بھی دیا تو اسنے اللہ تعالٰی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی خیانت کی اور ایک روایت میں نیز اسطرح مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ یا حضرت فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے تو فرمایا آپ نے مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی بد مذہبی کا طریق ایجاد کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسکو میرا سلام نہ کہنا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ بد مذہب کو سلام کہنا گویا اسکو دوست بنانا ہے۔ وہو ہذا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تَقْرَءْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَاَمَّا اِمَامُنَا اِمَامُ اَحْمَدُ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَحَبَّهٗ۔ اور ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک دن ایک بد مذہب نے امام ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابو بکر آپ کی خدمت میں ایک حدیث بیان کرنی چاہتے ہیں۔ فرمایا نہ۔ اور انہوں نے کہا ایک آیت قرآن مجید کی۔ تو فرمایا تم چلے جاؤ یا میں خود چلا جاؤں گا۔ اور آخر وہ دونوں چلے گئے۔ اور بعد میں ان سے کسی نے کہا کہ یا حضرت اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی آپ کے آگے پڑھتے تو کیا حرج تھا۔ فرمایا کہ میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر کچھ معنے میں تحریف کرتے اور میرے جی میں جگہ کرتی۔ اور حضرت حسن بصری و محمد بن سیرین نے کہا کہ بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور سلف صالحین کا یہ طریق تھا کہ جب کسی بد مذہب کو دیکھتے تو اس راستے سے کنارہ کشی کر جاتے تھے۔ کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بد مذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو کہ بلا کبھی کبھی اسطرح اڑ کر لگتی ہے۔ اور امام غزالی کتاب احیاء العلوم باب منکرات مساجد میں تحریر کرتے ہیں فَاِنَّ وَعْظَ الْمُبْتَدِعِ يَجِبُ مَنْعُهٗ وَلَا يَجُوْزُ حُضُوْرُ مَجْلِسِهٖ اِلَّا عَلٰى قَصْدِ اِظْهَارِ الرَّدِّ عَلَيْهِ یعنی مبتدع واعظ کا روکنا واجب ہے۔ اور اسکے وعظ میں جانا ناجائز ہے مگر جبکہ اسکے روکنے کا قصد ہو۔ اور علامہ طحاوی نے لکھا ہے اَمَّا الْفَاسِقُ الْعَالِمُ فَلَا يُقَدَّمُ لِاَنَّ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا یعنی اگر فاسق عالم سب سے زیادہ صاحب علم تو اسکو امام بنانا جائز نہیں

کیونکہ اسکو آگے کرنا اسکی تعظیم لازم آتی ہے حالانکہ اسکی اہانت کرنا شرعاً واجب ہے اور ایسا ہی صاحب حلبی نے شرح منیہ میں لکھا ہے اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَھُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ یعنی بدمذہب عقیدہ کا فاسق ہے اور وہ عمل کے فسق سے بدتر ہے۔ اور کتاب مسلم بروایت ابوہریرہ سے اسطرح مذکور ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (ترجمہ) یعنی فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ آخر زمانہ میں فریبی اور مکار اور جھوٹے لوگ آئیں گے اور لائیں گے تمہارے پاس ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہونگی تم نے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے اور تم اپنے آپکو ان سے بچاؤ اور ان کو اپنے سے ایسا نہ ہو کہ تمکو کہیں گمراہ نہ کر دیں۔ اور فتنہ فساد میں نہ ڈالدیں۔ اور ایک روایت بخاری و مسلم میں اسطرح سے منقول ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کم سن کم عقل اور سوا حدیث و قرآن کے انکی گفتگو نہ ہوگی اور قرآن پڑھے گی لیکن ان کے گلے سے قرآن نیچے نہ اتریگا۔ یعنی دین سے خارج ہونگے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور اس حدیث کے اخیر الفاظ یہ ہیں۔ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ الحدیث مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ اور صاحب ترمذی نے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُ الذِّئَابِ یعنی فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہونگی اور دل ان کے بھیڑیوں سے زیادہ سخت ہونگے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی تفسیر میں ذیل اس آیت کریمہ وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ کے لکھا ہے کہ ایماندار آدمی کو ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا وغیرہ نہ چاہیئے۔ وہو ہذا: فَاِنَّہٗ لَا یُوَالِسُ الْمُبْتَدِعَ وَلَا یُجَالِسُہٗ وَلَا یُوَاکِلُہٗ وَلَا یُشَارِبُہٗ مطلب یہ ہے کہ ایماندار کو جائز نہیں کہ وہ بدمذہب کے ساتھ محبت کرے یا اسکے ساتھ بیٹھے یا اسکے ساتھ کھائے یا پیئے۔ اگر ایسا کریگا تو اس کے ایمان میں نقصان پہنچیگا۔ پس ان تمام دلائل قاطع سے یہ ثابت ہوا کہ اہلسنت و جماعت کو ہرگز ہرگز نہیں چاہیئے کہ فرقہ ہوائیہ مثل شیعہ و وہابی و مرزائی و چکڑالوی و نیچری وغیرہ کو اپنے مسند اہل اللہ پر جگہ دیں اور ان کا وعظ سنیں اور ان کی بات پر اعتماد کریں۔ وبقول شخصے۔ تعجب ہے کہ ہر مسند اہل ہمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند: **شعر**

کس نیاید بزیر سایۂ بوم | در ہما از جہاں شود معدوم

لہٰذا برادران اہلسنت و جماعت کو چاہیئے کہ فرقہ عدو اللہ کو مسند اہل اللہ پر ہرگز نہ بیٹھنے دیں ورنہ نتیجہ اسکا اچھا نہ ہوگا۔